السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں کچھ مذہبی حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ قربانی کےلئے صاحب نصاب ہونا شرط ہے یعنی وہ اتنے مال کا مالک ہو کہ وہ زکوۃ ادا کرنے کے قابل ہو، اس شرط کی شرعی طور پر کیا حیثیت ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

[1] ’’اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی کے متعلق بایں الفاظ حکم دیا ہے: ’’آپ صرف اپنے رب کےلئے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔

یہ حکم تمام امت مسلمہ کےلئے یکساں ہے خواہ وہ صاحب نصاب ہو یا نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی معاشی زندگی انتہائی تنگدستی میں گزاری، اس کے باوجود آپ مدنی دور میں برابر قربانی کرتے رہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور آپ برابر قربانی کرتے رہے۔ [2]

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی صاحب نصاب نہیں ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں دین اسلام کے ہر حکم پر عمل کیا ہے لیکن آپ نے کبھی زکوۃ نہیں دی کیونکہ زکوۃ صاحب نصاب پر فرض ہے لیکن آپ کبھی صاحب نصاب نہیں ہوئے، اس کے باوجود آپ ہر سال قربانی کرتے اور اس کا بہت اہتمام کرتے تھے۔ اس بنا پر ہمارا رجحان ہے کہ قربانی کےلئے صاحب نصاب ہونے کی شرط لگانا انتہائی محل نظر ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں قربانی کے متعلق ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ’’عورتوں اور مسافروں کا بیان‘‘ [3]

اس عنوان کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ مسافر حضرات بھی قربانی کریں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں بھی قربانی کی ہے۔ بہر حال قربانی کےلئے صاحب نصاب ہونے کی شرط لگانا کتاب وسنت کے خلاف ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] الکوثر: ۲۔

[2] سنن الترمذي، الاضاحی: ۱۵۰۷۔

[3] صحیح البخاري، الاضاحی باب ۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

### جلد 4۔ صفحہ نمبر: 357

محدث فتویٰ